

14007 - یزید بن معاویہ کے بارہ میں ہمارا موقف

سوال

میں نے یزید بن معاویہ کے بارہ میں سنا ہے کہ وہ کسی زمانے میں مسلمانوں کا خلیفہ رہا ہے ، اور وہ بہت نشئی اور بے کار شخص اور حقیقی مسلمان نہیں تھا ، تو کیا یہ صحیح ہے ؟
آپ سے گزارش ہے کہ آپ مجھے تاریخی حوالہ سے بتائیں ۔

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

نام و نسب :

اس کا نام یزید بن معاویہ بن ابوسفیان بن حرب بن امیہ الاموی الدمشقی تھا ۔

امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ :

یزید قسطنطنیہ پر حملہ کرنے والے لشکر کا امیر تھا جس میں ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے صحابی شامل تھے ، اس کے والد امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے ولی عہد بنایا اور اپنے والد کی وفات کے بعد تیس برس کی عمر کے میں رجب ساٹھ ہجری 60 ھ میں زمام اقدار ہاتھ میں لی اور تقریباً چالیس برس سے کم حکومت کی ۔

اور یزید ایسے لوگوں میں سے ہے جنہیں نہ تو ہم برا کہتے اور نہ ہی اس سے محبت کرتے ہیں ، اس طرح کے کئی ایک خلیفہ اموی اور عباسی دور حکومت میں پائے گئے ہیں ، اور اسی طرح ارد گرد کے بادشاہ بھی بلکہ کچھ تو ایسے بھی تھے جو یزید سے بد تر تھے ۔

اس کی شان و شوکت عظیم اس لیے ہوگئی کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے انچاس 49 برس بعد حکمران بنا جو کہ عہد قریب ہے اور صحابہ کرام موجود تھے مثلاً عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ اس سے اور اس کے باب دادا سے بھی زیادہ اس معاملہ کے مستحق تھے ۔

اس نے اپنی حکومت کا آغاز حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت سے اور اس کی حکومت کا اختتام واقعہ حرہ سے

ہوا ، تولوگ اسے ناپسند کرنے لگے اس کی عمر میں برکت نہیں پڑی ، اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد کئی ایک لوگوں نے اس کے خلاف اللہ تعالیٰ کے لیے خروج کیا مثلاً اہل مدینہ اور ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ - دیکھیں : سیر اعلام النبلاء (4 / 38) -

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یزید بن معاویہ کے بارہ میں موقف بیان کرتے ہوئے کہا ہے :

یزید بن معاویہ بن ابی سفیان کے بارہ میں لوگوں کے تین گروہ ہیں : ایک توحید سے بڑھا ہوا اور دوسرے بالکل ہی نیچے گرا ہوا اور ایک گروہ درمیان میں ہے -

جولوگ توافراط اور تفریط سے کام لینے والے دو گروہ ہیں ان میں سے ایک تو کہتا ہے کہ یزید بن معاویہ کافر اور منافق ہے ، اس نے نواسہ رسول حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کر کے اپنے بڑوں عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ وغیرہ جنہیں جنگ بدر میں علی بن ابی طالب اور دوسرے صحابہ نے قتل کیا تھا ان کا انتقام اور بدلہ لیا ہے -

تو اس طرح کی باتیں اور یہ قول رافضیوں اور شیعہ کی ہیں جو ابوبکر و عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کافر کہتے ہیں تو ان کے ہاں یزید کو کافر قرار دینا تو اس سے بھی زیادہ آسان کام ہے -

اور اس کے مقابلہ میں دوسرا گروہ یہ خیال کرتا ہے کہ وہ ایک نیک اور صالح شخص اور عادل حکمران تھا ، اور وہ ان صحابہ کرام میں سے تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پیدا ہوئے اور اسے اپنے ہاتھوں میں اٹھایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی ، اور بعض اوقات تو وہ اسے ابوبکر ، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سے افضل قرار دیتے ہیں ، اور ہو سکتا کہ بعض تو اسے نبی ہی بنا ڈالیں -

تو یہ دونوں گروہ اور ان کے قول صحیح نہیں اور ہر اس شخص کے لیے اس کا باطل ہونا نظر آتا ہے جسے تھوڑی سی بھی عقل ہے اور وہ تھوڑا بہت تاریخ کو جانتا ہے وہ اسے باطل ہی کہے گا ، تو اسی لیے معروف اہل علم جو کہ سنت پر عمل کرنے والے ہیں کسی سے بھی یہ قول مروی نہیں اور نہ ہی کسی کی طرف منسوب ہی کیا جاتا ہے ، اور اسی طرح عقل و شعور رکھنے والوں کی طرف بھی یہ قول منسوب نہیں -

اور تیسرا قول یا گروہ یہ ہے کہ :

یزید مسلمان حکمرانوں میں سے ایک حکمران تھا اس کی برائیاں اور اچھایاں دونوں ہیں ، اور اس کی ولادت بھی عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں ہوئی ہے ، اور وہ کافر نہیں ، لیکن اسباب کی بنا پر حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جو کچھ ہوا اور وہ شہید ہوئے ، اس نے اہل حرہ کے ساتھ جو کیا سو کیا ، اور وہ نہ تو صحابی تھا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کا ولی ، یہ قول ہی عام اہل علم و عقل اور اہل سنت والجماعت کا ہے -

لوگ تین فرقوں میں بٹے گئے ہیں ایک گروہ تو اس پر سب و شتم اور لعنت کرتا اور دوسرا اس سے محبت کا اظہار کرتا ہے اور تیسرا نہ تو اس سے محبت اور نہ ہی اس پر سب و شتم کرتا ہے ، امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ اور اس کے اصحاب وغیرہ سے یہی منقول ہے ۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کے بیٹے صالح بن احمد کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے کہا کہ : کچھ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ ہم یزید سے محبت کرتے ہیں ، تو انہوں نے جواب دیا کہ اے بیٹے کیا یزید کسی سے بھی جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لایا ہو سے محبت کرتا ہے !!

تو میں نے کہا تو پھر آپ اس پر لعنت کیوں نہیں کرتے ؟ تو انہوں نے جواب دیا بیٹے تو نے اپنے باپ کو کب دیکھا کہ وہ کسی پر لعنت کرتا ہو ۔

اور ابو محمد المقدسی سے جب یزید کے متعلق پوچھا گیا تو کچھ مجھ تک پہنچا ہے کہ نہ تو اسے سب و شتم کیا جائے اور نہ ہی اس سے محبت کی جائے ، اور کہنے لگے : مجھے یہ بھی پہنچا ہے کہ ہمارے دادا ابو عبد اللہ بن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے یزید کے بارہ میں سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا :

ہم نہ تو اس میں کچھ کمی کرتے ہیں اور نہ ہی زیادتی ، ۔

اقوال میں سب سے زیادہ عدل والا اور اچھا و بہتر قول یہی ہے ۔ اھ

مجموع الفتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہ (4 / 481 - 484) ۔

واللہ تعالیٰ اعلم ۔